مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سیاسی، قومی و ملی خدمات پر ایک نظر

میاں محمد ارشد جاوید طالب علم پنجاب کمرشل کالج۔ لاہور

قرآن حکیم کی خیر و برکت سے آئے دن کوئی نہ کوئی بزرگ پیدا ہوتا ہے۔ جو دکھوں آدمیوں کے لیے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ اور رخصت ہو جانے پر ایسے نقوش چھوڑ جاتا ہے۔ جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک مقدس اور قابلِ تقلید مثال بنتی ہے۔ ایسے ہی بزرگوں میں سے ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو ماہ دسمبر ۷۰ء کی ۱۹ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت مولانا ۱۹ دسمبر بروز اتوار ساہیوال میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

حضرت قبلہ مفتی صاحبؒ اس قحط الرجال کے تاریک دور میں شمع فروزاں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور ان کے دم قدم سے ارشاد و سلوک کی محفل آباد تھی۔ اور برصغیر پاک و ہند میں ان کے فیض روحانی اور تلقین و تبلیغ کی وجہ سے لاکھوں مسلمان راہِ ہدایت پر گامزن تھے۔ افسوس کہ یہ شمع بجھ گئی۔ اور دنیا ایک مردِ باصفا سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئی۔ علمائے دیوبند کے نزدیک حضرت مفتی صاحب کی وفات ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ افسوس کہ اچھے اور جامع صفات انسان جو کہ خال خال ہیں۔ رخصت ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے پُر ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

حضرت قبلہ عالم مفتی صاحب علم و فضل کا محبوب پیکر اور سادگی و تواضع کا دلکش مجسمہ تھے۔ طبیعت باغ و بہار تھی۔ سچ یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر قلب کو تازگی اور روح کو بالیدگی نصیب ہوتی تھی۔

حالاتِ زندگی

حضرت مفتی صاحبؒ ۱۸۹۵ء میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ گرامی مولانا مفتی محمد عبداللہ اور دادا مولانا عبدالقادرؒ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہدین میں سے تھے۔ اور تا حیات انگریزی استعمار کے خلاف نبرد آزما رہے۔ اسی نسبت سے حضرت مفتی صاحبؒ اپنے آپ کو پیدائشی باغی فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی۔ کیونکہ آپ کا گھرانہ ممتاز علمائے حق پر مشتمل تھا۔ کچھ عرصہ آپ مولانا نور احمد کے ہاں امرتسر میں زیر تعلیم رہے۔ وہاں آپ کے رفقائے درس میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا حبیب الرحمٰنؒ تھے۔ علوم و فنون کی تکمیل کے لیے آپ دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے۔ جہاں آپ نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ سے خصوصی شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، محدث کشمیری مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ، مولانا سراج احمدؒ۔ مولانا غلام رسولؒ۔ قاری عبدالوحیدؒ شامل ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ الہند اسیر مالٹا سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

۱۹۱۹ء میں آپ ملکی سیاست میں شریک ہوئے۔ اور جمعیت العلمائے ہند سے جدوجہد کا آغاز کیا۔ آپ جمعیت العلمائے ہند کے پالیسی ساز قائدین میں سے تھے۔ اور جمعیت علمائے ہند کی اہم تجاویز میں آپ محرک یا موید ہوتے۔ آپ جمعیت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ناظم عمومی جمعیت علمائے ہند۔ امیر جمعیت۔ آپ ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴ء، ۱۹۴۲ء میں جیل گئے۔ ۱۹۴۲ء میں انگریزو ہندوستان چھوڑ دو کی تحریک میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ لدھیانہ میں آپ خاندانی درس گاہ مدرسہ محمودیہ اللہ والا کے مہتمم تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مشوروں سے مدرسہ بنات الاسلام جاری فرمایا۔ جس کے مہتمم مولانا مفتی ضیاء الحسن تھے۔

پاکستان بننے کے بعد

تقسیم ملک کے بعد آپ کا خاندان پاکستان آ گیا۔ اور آپ تبلیغی اور تعلیمی خدمات میں منسلک رہے۔ سیاست سے آپ نے کنارہ کشی اختیار کر لی اور ضلع گجرات کے شہر منڈی بہاؤالدین کی مرکزی جامع مسجد میں خطیب مقرر ہو گئے۔ آپ کا دیگر خاندان ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ساہیوال میں آباد ہو گیا۔ آپ کے علم کا شہرہ بہت تھا۔ قرآن و حدیث پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ بڑے بڑے اساتذہ آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے تھے عرب ممالک میں آپ کی قرآن فہمی اور علم حدیث کا بہت چرچا تھا۔ اسی بناء پر شاہ عبدالعزیز، شاہ سعود۔ اور سعودی عرب کے علماء نے آپ کو خلعت بھی عطا فرمائی تھی۔

مدارس

آپ کی زیر سرپرستی کئی ہائی سکول اور تعلیمی مدارس جاری ہیں۔ منڈی بہاؤالدین سے آپ منڈی وار برٹن میں تشریف لے آئے اور تقریباً آٹھ سال تک تبلیغی اور تعلیمی خدمات کے سلسلے میں یہاں مقیم رہے۔ اسی دوران لائل پور کے شہریوں نے بڑی ہی کوشش و کاوش سے آپ کی خدمات لائلپور کی عظیم الشان جامعہ مسجد حنفیہ دیوبندیہ جناح کالونی میں بطور خطیب حاصل کیں۔ اور آپ لائل پور تشریف لے آئے زندگی کے آخری آٹھ سال آپ نے یہاں گزارے۔ جمعۃ المبارک کا سب سے بڑا اجتماع

باقی صفحہ ۱۲ پر

لائل پور میں جامع مسجد کچہری بازار کے بعد جامع مسجد جناح کالونی میں ہوا کرتا تھا۔ لوگ دور دور سے آپ کی تقریر سننے حاضر ہوا کرتے تھے۔

وفات! رمضان المبارک کے شروع میں آپ کو تکلیف ہوئی۔ جو شدت اختیار کر گئی۔ لیکن آپ روزہ رکھتے رہے۔ جس سے بے حد کمزور ہوگئے۔ ۲۶ رمضان المبارک کو آپ کو بحالت بیماری لائل پور سے ساہیوال آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا مفتی ضیاء الحسن صاحب کے ہاں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں آپ ۱۹ دسمبر بروز اتوار اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ نے آخری تحریر میں یہ اشعار چھوڑے ہیں۔

الٰہی جب ہوں رخصت میں جہاں سے
تیرا ہی نام ہو جاری زباں سے
ہوں آساں مشکلیں مری دم مرگ
تری رحمت سے اور تیری اماں سے

نماز جنازہ! آپ کے جنازہ کی نماز ساہیوال میں مولانا محمد عبداللہ خطیب شہر نے پڑھائی جس میں مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ۔ مولانا فاضل حبیب اللہ جالندھری صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ۔ مبلغ اسلام صوفی احمد یار صاحب مولانا عبدالعزیز صاحب لدھیانوی خطیب مسجد نور۔ مولانا عبدالرحیم خطیب مسجد دو منزلی اور ہزارہا عقیدت مندوں اور اہالیان ساہیوال نے شرکت کی۔

تدفین! آپ کی تدفین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی۔ جہاں نماز جنازہ مولانا محمد یحیےٰ صاحب نے پڑھائی۔ جس میں لائل پور۔ سرگودھا۔ ساہیوال۔ کمالیہ۔ ملتان سے ممتاز علماء دینی جماعتوں کے رہنما مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات اور دیگر ہزارہا لوگ شریک جنازہ ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ آپ کے صاحبزادگان میں مولانا مفتی ضیاء الحسن فاضل دیوبند، مولانا محمد طیب فاضل دیوبند۔ مولانا ضیاء الحسین فاضل دیوبند اور دیگر پسماندگان میں سے میاں عبدالوارث لائل پوری۔ سید احمد نعیم اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب میاں ضیاء احمد شامل ہیں۔